Regd No. L5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشآء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ "الفضل" لاہور

روزنامہ الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم۔ چہار شنبہ

۲۹ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲۶ امان ۱۳۳۱ھ ش ۲۶ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۷۲

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ "حضرت اماں جان کی کمزوری بڑھ رہی ہے"۔ احباب دردِ دل سے اس بابرکت اور مقدس وجود کے لئے التزاماً دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد سندھ ۲۳ مارچ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ ہلکی سی حرارت آج بھی ہو گئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان میں مصالحت کرانے میں کچھ اور کامیابی ہوئی ہے

—— جنیوا روانہ ہوتے ہوئے ڈاکٹر گراہم کا اعلان ——

کراچی ۲۵ مارچ۔ آج صبح اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم جنیوا روانہ ہو گئے۔ جہاں پر آپ اپنے تازہ مذاکرات کی رپورٹ مرتب کریں گے ڈاکٹر گراہم نے روانگی سے پیشتر ایک بیان دیا۔ جو اخباری نامہ نگاروں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں آپ نے بتایا کہ جب میں اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کے سامنے پیش کروں گا۔ تو پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو معلوم ہو جائے گا کہ فریقین میں مسئلہ کشمیر کے متعلق سمجھوتہ کرانے کی تازہ کوشش میں کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنی رپورٹ جلد سے جلد مرتب کر کے حفاظتی کونسل میں پیش کر دوں

آپ نے مسئلہ کشمیر کے جلد تصفیہ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ یہ مسئلہ ضرور حل ہو جائے گا۔ میرے لئے یہ امر بڑا اطمینان بخش ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں کشیدگی اب پہلے کی نسبت بہت کم ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے امید ہے کہ آئندہ زیادہ بہتر ماحول پیدا ہو جائیگا۔ جو اس مسئلہ کو حل کرنے میں بڑی مدد دے گا

ڈاکٹر گراہم نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ اقوام متحدہ کو بھی اس معاملہ میں گہری تشویش ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ برعظیم کے دونوں ملکوں کے تعلقات کو کشیدہ کرنے کے علاوہ ان کی عمومی ترقی میں ایک اہم روک بنا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس مسئلہ کے حل ہونے سے باقی معاملات میں بھی دونوں ملکوں کے اختلاف کم ہو جائینگے اور اس طرح ہر شعبہ میں انہیں ترقی کے بہتر مواقع میسر آ جائیں گے۔

عنقریب یمن اور لبنان سے دوستی کے معاہدوں پر دستخط ہو جائینگے

کراچی ۲۵ مارچ پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بتایا کہ لبنان اور یمن کے ساتھ پاکستان کے دوستی کے معاہدے طے پا چکے ہیں۔ عنقریب ان معاہدوں پر دستخط ہو جائیں گے۔ واضح رہے کہ دوستی کے اس قسم کے معاہدے اس سے قبل مصر۔ ترکی اور سعودی عرب سے ہو چکے ہیں۔ وزیر خارجہ نے مزید بتایا کہ ترکی اور ایران سے تجارتی معاہدوں کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں کافی ترقی ہو رہی ہے۔ وزیر خزانہ چوہدری محمد علی نے بتایا کہ پٹ سن کی قیمتوں کے استحکام کے لئے جو نئی سکیم حکومت نے نافذ کی ہے۔ اس کی وجہ سے اب خام پٹ سن کی قیمت مستحکم ہو گئی ہے۔ آپ نے میاں افتخار الدین کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا یہ غلط ہے کہ برطانیہ اور پاکستان کے تجارتی معاہدہ کی وجہ سے پاکستان برطانیہ کی اقتصادی غلامی میں آ گیا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان کی تجارتی پالیسی آزاد ہے اور اس میں کسی سیاسی بلاک کا کوئی سوال نہیں ہے گزشتہ سال پاکستان نے صرف ۲۰ فیصدی تجارت برطانیہ سے کی ہے

عرب ممالک میں پاکستان کا اثر بہت بڑھ رہا ہے

دمشق ۲۵ مارچ۔ دمشق کے ایک آزاد روزنامہ "الایام" نے مشرق وسطیٰ کے مسائل میں اختلافات کو دور کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی کوششوں کی بہت تعریف کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ عرب ممالک میں پاکستان کا اثر بہت بڑھتا جا رہا ہے۔ کیونکہ وہ عربوں کے مفاد کی حفاظت اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

اپنے معرض وجود میں آنے کے بعد سے اب تک اس نے بار ہا عرب اور دیگر مشرقی ممالک کی حمایت و اعانت کی ہے۔ (اے پی پی)

۔لاہور۔ عزت مآب اسمٰعیل چندریگر گورنر پنجاب منٹگمری ملتان۔ ڈیرہ غازیخاں کا آٹھ روزہ دورہ کرنے کے بعد لاہور واپس تشریف لے آئے۔

پاکستان ۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ڈالر قرض لیگا

کراچی ۲۵ مارچ معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کو پاکستان اور عالمی بنک میں ایک معاہدہ پر دستخط ہونگے جس کے تحت پاکستان ۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ڈالر قرض حاصل کرے گا۔ یہ رقم تجارتی بیڑے کی ترقی پر صرف کی جائے گی

مختصر مگر اہم

• **واشنگٹن** وزیر خارجہ امریکہ مسٹر ایچی سن نے کہا ہے اجتماعی تحفظ کے لئے سیاسی استحکام کی ضرورت ہے اور مشرق وسطیٰ کا سیاسی استحکام کمزور ہونے کی وجہ سے اس کا دفاع کمزور ہوتا جا رہا ہے۔

• **ٹراونکور**۔ ریاست ٹراونکور کی حکومت نے کمیونسٹوں پر سے تمام پابندیاں اٹھا دی ہیں

• **یوپی** کی حکومت نے ہندی کے ۶۹ ادیبوں کو پچاس ہزار روپے سے زائد رقم بطور انعام دی ہے

• **کراچی** پروڈا کے تحت جو درخواست پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک کے خلاف دی گئی تھی۔ اسے گورنر جنرل نے ضابطے کی شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے مسترد کر دیا ہے۔

• **بن غازی** متحدہ لیبیا کی پہلی پارلیمنٹ کا آج افتتاح ہوا۔ اس موقعہ پر شاہ لیبیا کی افتتاحی تقریر وزیر اعظم نے پڑھ کر سنائی۔

• **کراچی** آج صبح کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ۳ گھنٹے تک جاری رہا۔ صدارت کے فرائض پاکستان کے وزیر اقتصادیات مسٹر فضل الرحمٰن نے سر انجام دئیے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۱۴۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات
تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ اسناد انشاء اللہ العزیز ۳۰ مارچ ۵۲ء کو بروز اتوار ۹½ بجے صبح کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ آنریبل جسٹس ڈاکٹر ایس۔ اے رحمٰن جج ہائی کورٹ لاہور و وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی خطاب فرمائیں گے۔ ریہرسل ایک دن قبل ۲۹ مارچ کو گیارہ بجے قبل دوپہر ہوگا۔ تعلیم الاسلام کالج سے بی۔ اے۔ اور بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات پاس کرنے والے طلباء ہر دو تقاریب میں شامل ہوں۔ وہ اپنے ہمراہ ہوڈ اور گاؤن لائیں۔

چونکہ جلسہ تقسیم انعامات بھی ساتھ ہی منعقد ہوگا۔ اس لئے کالج کے سیکنڈ اور فورتھ ایر کے انعامات حاصل کرنے والے طلباء بھی جو ان دنوں امتحان کی تیاری کے لئے لاہور سے باہر ہیں۔ ۲۸ مارچ کی شام تک لاہور پہنچ جائیں تاکہ ۲۹ اور ۳۰ مارچ کو ان تقاریب میں شریک ہوسکیں۔

نوٹ۔ داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل عہدہ داران کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۲ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوگا۔ جس میں مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ و جناب مرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر شامل ہوں گے۔ احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اس اجلاس میں شرکت فرما کر اپنی قومی ذمہ داری کا ثبوت دیویں۔

(۱) امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ
(۲) پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ
(۳) سیکرٹری تبلیغ صاحبان " " " "
(۴) " مال " " " "
(۵) ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ شہر " "
(۶) عہدہ داران انصار اللہ " " "
(۷) قائد خدام الاحمدیہ۔ زعیم و سائق صاحبان خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

انجمن ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

ضلع سرگودہا کی جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں پر مجالس انصار اللہ قائم کرانے کے لئے اور جہاں پر مجالس انصار اللہ قائم ہیں وہاں پر معائنہ کے لئے (بحیثیت نمائندہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ) مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج مبلغ ضلع سرگودہا کی خدمت میں بذریعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ لکھا گیا ہے کہ وہ اپنے فارغ اوقات میں قیام مجالس انصار اللہ اور معائنہ کام مجالس انصار اللہ کا کام بھی کریں۔ لہٰذا عہدہ داران انصار اور امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ

اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے چھپ کر تیار ہے۔ دوستوں کو اس کی بکثرت اشاعت کرنی چاہیئے۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو مطالعہ کے لئے دیں قیمت فی نسخہ ۲ ۔ فی سینکڑہ ۸/۱۲ روپے (محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا)

ملنے کا پتہ۔ دفتر نشر و اشاعت ربوہ۔ ضلع جھنگ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)
ممالک غیر میں مفت ریویو بھجوانے کیلئے احباب جماعت کے عطیے

الفضل کی گزشتہ اشاعت میں احباب جماعت کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کے لئے عیسائی دنیا میں ریویو آف ریلیجنز بکثرت مفت تقسیم کیا جانے کی خاطر کم از کم ایک رسالہ کی قیمت اپنے ذمہ لے لیں۔ ہمارا اس تحریک پر بعض احباب نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذیل میں ایک فہرست ان احباب کی پیش کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب جماعت اس نیک کام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں۔

مینیجر ریویو آف ریلیجنز تحریک جدید ربوہ

(۱) ڈاکٹر احرار الدین صاحب کنری سندھ ۵ روپے نقد
(۲) محمد امین خان صاحب بنوں سرحد ۷/۸ "
(۳) ڈاکٹر نسیم صاحب بار ایٹ لاء کراچی ۱۰ "
(۴) ملک بشیر احمد صاحب کراچی ۹۰ روپے "
(۵) عبدالکریم صاحب کنری سندھ ۱۰ " "
(۶) میر امان اللہ صاحب اوورسیر کراچی ۲ " "
(۷) چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ڈگری سندھ ۱۰ "
(۸) حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الدیوان ربوہ ۱۰ روپے "
(۹) دوست محمد خان صاحب ججانہ ڈیرہ غازی خان ۱۰ روپے وعدہ
(۱۰) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل اعلیٰ ربوہ ۱۰ وعدہ
(۱۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا کراچی ۱۰ "
(۱۲) ملک بشیر احمد صاحب کراچی ۱۵۰ روپے وعدہ
(۱۳) شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی ۱۰ روپے وعدہ
(۱۴) میجر ایم ٹی باجوہ صاحب جہلم پانچ خریدار کا وعدہ
(۱۵) قریشی برادرز کراچی ۱۰ روپے وعدہ
(۱۶) مولوی محمد نواز صاحب کراچی ۲۰ روپے وعدہ
(۱۷) ملک امام الدین عبدالرشید صاحب کراچی ۱۰۰ روپے وعدہ
(۱۸) ملک منصور احمد صاحب کراچی دس خریدار کا وعدہ
(۱۹) چوہدری یوسف خان صاحب کراچی ۲۰ روپے وعدہ
(۲۰) رحمت اللہ صاحب بٹ کراچی ۱۰ روپے وعدہ
(۲۱) میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم ربوہ ۱۰ روپے وعدہ
(۲۲) از طرف جماعت ظفر آباد سندھ ۱۰ روپے وعدہ
(۲۳) چوہدری رشید احمد صاحب اکبر آباد و بشیر آباد ۱۰ "
(۲۴) ایم علی انور صاحب جالپور مشرقی پاکستان ۱۰ روپے وعدہ
(۲۵) ڈاکٹر محمد جمیل صاحب ٹنڈو غلام علی سندھ ۱۰ روپے وعدہ
(۲۶) چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون ربوہ ۱۰ روپے وعدہ
(۲۷) صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب لاہور ۱۰ روپے وعدہ

تجارت کے راس المال پر زکوٰۃ

تجارتی کمپنیوں کے راس المال پر خواہ اس میں نفع ہو یا نقصان زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ تجارتی مال اتنی قیمت کا ہو جتنی قیمت کے نصاب کے برابر ہے۔ چنانچہ تشریح الزکوٰۃ صفحہ ۳۸ میں ہے "تجارتی اداروں کا مال دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک مال عمارت فرنیچر اور مشینری پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس مال پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ دوسری قسم کا مال وہ ہے۔ جو تجارت کے چکر میں آتا ہے۔ اس پر لازماً زکوٰۃ ہے۔" چنانچہ سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے۔ کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ ادا کریں جس کی ہم تجارت کرتے ہیں۔ (ابو داؤد بحوالہ تشریح الزکوٰۃ صفحہ ۳۸۔۳۹) البتہ اگر کمپنی مقروض ہو اور نقصان میں جا رہی ہو تو قرض کی مقدار کے مطابق رقم تجارتی مال کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔

(دستخط) سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میں ربوہ میں آتے ہی بیمار ہو گیا ہوں۔ خرابی معدہ ہے دن بدن کمزور ہو رہا ہوں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سعید (۲) میرے والد صاحب جناب ماسٹر محمد حسن صاحب آسان بہت عرصہ سے صاحب فراش ہیں احباب دعا کے لئے صحت فرمائیں۔ مسعود احمد

روزنامہ الفضل لاہور
۲۶ مارچ ۱۹۵۲ء

ایک دن سے کتنا فرق پڑ سکتا ہے

آج ۲۶ مارچ ہے ۳۱ مارچ کی تاریخ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے السابقون الاولون کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ یعنی جو لوگ اپنا وعدہ اس تاریخ تک پورا کر دیں گے۔ وہ سابقون الاولون کی فہرست میں آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقربین میں سے ٹھہرائے جائینگے یہ قرآن پاک کا مقرر کردہ انعام ہے۔ اور مومن اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ انعام کو حاصل کرنے کا نہایت حریص ہوتا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ نیکی کے بھی مدارج ہوتے ہیں۔ ایک آدمی جو اول وقت میں شوق سے نماز ادا کرتا ہے۔ جو شوق سے دوسروں کے لئے یا قومی اور ملّی کاموں کے لئے اپنا مال اپنی جان جلد از جلد پیش کرتا ہے۔ یقیناً اس شخص سے درجات میں بلند تر ہوتا ہے۔ جو نماز کی ادائیگی یا مالی اور جانی قربانی میں سستی سے کام لیتا ہے۔ اگرچہ دونوں کے افعال بلحاظ کمیت کے برابر ہوتے ہیں لیکن پہلے شخص کا کام چونکہ کیفیت میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا درجہ بھی دوسرے سے زیادہ ہوتا ہے، نماز دوسرا بھی ادا کرتا ہے۔ قربانی دوسرا بھی دیتا ہے۔ لیکن وقت کا فرق دونو کے اعمال میں بہت بڑا امتیاز کر دیتا ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں

دیلے دی نماز کویلے دیاں ٹکراں

یعنی وقت پر نماز پڑھی جائے۔ تو واقعی نماز ہوتی ہے۔ لیکن بے وقت کی نماز تو محض زمین پر ٹکریں مارنے کے مترادف ہے

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کے لئے بیشک ہمیں ایک سال کی مہلت دی گئی ہے اور جو شخص آخر وقت تک اپنا وعدہ پورا کر دیتا ہے وہ بیشک اس ثواب کا مستحق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے تحریک میں حصہ لینے والوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی درست ہے کہ جو شخص آخری وقت میں وعدہ پورا کرتا ہے اس میں اور اس شخص میں ایک سال کا فرق پڑ جاتا ہے جو سب سے پہلے اعلان ہوتے ہی۔ وعدہ کے ساتھ ہی اس کو پورا بھی کر دیتا ہے۔ جب دنیاوی کاموں میں وقت کی قیمت ہے۔ تو دینی کاموں میں وقت کی قیمت کیوں نہیں؟

تحریک جدید کا کام تو اس وقت سے شروع ہے۔ جس وقت سے اس تحریک کا آغاز کیا گیا تھا۔ اور ہمیشہ جاری چلا جاتا ہے۔ اور چلا جائیگا احباب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کام کیا ہے یہ اتنا بڑا کام اتنا اہم کام ہے کہ وقت کا ہر لحظہ اس کام میں صرف کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ وہ کام ہے:۔

تمام دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنا

اتنا بڑا کام اور ہم ہیں کہ سچ پوچھئے تو ابھی ہم نے آٹے میں نمک کے برابر بھی کام نہیں کیا۔ تحریک جدید کی موجودہ آمدنی اس عظیم کام کے کروڑویں حصے کے لئے بھی مکتفی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر وقت ہے کہ گذرا جا رہا ہے۔ وقت کے گھوڑے کی لگام کون تھام سکتا ہے؟ وہ تو بگٹٹ چلا جا رہا ہے۔ بے تحاشا بھاگا جا رہا ہے۔ اگر ہم اپنا وعدہ پورا کرنے میں پورا ایک سال لگا دیں نہیں چھ مہینے لگا دیں۔ تین مہینے ہی سہی۔ تو غور فرمائیے اتنے عرصہ میں دنیا کتنی آگے نکل جائے گی۔ کفر و شرک کتنی ترقی کر جائینگے؟ اور ہم جو ان کے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کو مٹا کر ان کی جگہ اسلام کا محل تیار کرنے کے لئے اٹھے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست اس زمانے میں اپنی یہ امانت سپرد کی ہے۔ وہ ہم ہیں کہ ابھی سوچ رہے ہیں۔ کہ اپنا وعدہ ابھی پورا کریں یا نہ کریں۔

کام بیشک بڑا عظیم ہے۔ مگر یہ ہونا ضرور ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اعلان فرمایا ہے۔ کہ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی نے کرنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ جو ٹل نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بات ہے۔ جو ٹل نہیں سکتی بے شک ہم ابھی اس کام کا کروڑواں حصہ بھی سرانجام نہیں دے سکے۔ مگر ہم نے اس عظیم الشان کام کی بنیاد ضرور رکھ دی ہے اور کام کی وسعت کے لحاظ سے یہ کام واقعی بہت کم ہے۔ مگر اسکو ناقابل اعتنا بھی نہیں کہا جا سکتا کام کا آغاز کرنا بھی کچھ معنی رکھتا ہے۔ کچھ معنی کیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کام کا آغاز بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی کام کا آغاز ہی نہ ہو تو اس کی سرانجام پانے کا خیال بھی دل میں لانا حماقت کہلاتا ہے۔ مگر جب آغاز ہو جائے۔ تو یقیناً ایک دن سرانجام بھی پائے گا۔ اسی لئے جو لوگ کسی کام کا آغاز کرتے ہیں۔ جب وہ سرانجام پاتا ہے اس کام کا سہرا بھی انہی کے سر ہوتا ہے۔ خواہ کام کو آگے دھکیلنے میں انہوں نے کروڑواں حصہ بھی نہ کیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حین حیات میں جو قربانی کی جاتی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اس کی قیمت بعد کے آنیوالوں کی قربانیوں سے کئی گنا بڑھکر ہوتی ہے۔ اسی طرح جو چھوٹی سے چھوٹی قربانی نبی اللہ کے زمانے کے جتنا قریب کی جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعد میں آنیوالوں کی قربانیوں سے بتدریج زیادہ سے زیادہ وقیع ہوتی ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ایک پیسہ دینے والا آج کے ایک روپیہ دینے والے سے زیادہ انعام کا مستحق ہے۔ اسی طرح خلیفۃ الاول رضؓ کے عہد کا ایک پیسہ آج کے آٹھ آنے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ اور آج کا ایک پیسہ مثلاً آج سے پچاس سال کے ایک روپیہ سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ کام کے آغاز کا زمانہ کام کے سرانجام پانے کے لئے کام کی رفتار میں سب سے اہم زمانہ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس زمانہ میں بظاہر شاید کام کے سرانجام پانے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ مگر اس کے بغیر کام کے سرانجام پانے کا خیال بھی جیسا کہ ہم نے اوپر کہا کوئی احمق اور دیوانہ ہی اپنے دل میں لا سکتا ہے۔ ہمارا زمانہ بھی کام کے آغاز کا زمانہ ہے اسلئے یہ نہ سمجھو کہ ہمارا ایک پیسہ کیا کرے گا۔ ہمارا ایک پیسہ آج سے پچاس کے ایک روپیہ سے یقیناً زیادہ قیمتی ہے۔ اور آج سے پچاس سال بعد کا پیسہ سو سال کے ایک روپیہ سے زیادہ قیمتی ہو گا۔ اس لئے ہمیں اس خیال سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمارا کام بہت تھوڑا ہے۔ ہم تو ابھی کام کے آغاز کی منزل سے گذر رہے ہیں۔ اسلئے تحریک جدید کے وعدہ کا ایک ایک پیسہ جلد سے جلد ادا کرنا ایک عظیم الشان قیمت رکھتا ہے۔ اور اس کی شان اتنی ہی زیادہ بڑھیگی جتنی جلد ادا کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے السابقون الاولون کا بڑا درجہ رکھا ہے۔ کیونکہ ان کی ہر ایک سٹی کی اینٹ جو وہ کام کی بنیاد میں لگاتے ہیں جس پر آئندہ عمارت کا انحصار ہوتا ہے۔ سونے کی اینٹ سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اور جتنی وہ پہلے اینٹ لگتی ہے۔ اتنی ہی اسکی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ پہلے روے کی اینٹوں پر ہی تو ساری عمارت کا بوجھ ہوتا ہے۔

یاد رکھئے ۳۱ مارچ تک جو وعدہ پورا ہو گا۔ وہ یکم اپریل کو پورا ہونے والے وعدوں سے بدرجہا زیادہ قیمتی ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے امام نے یہ تاریخ السابقون الاولون کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ وہ پیارا امام جس کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی ہے کہ ہم

"دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے"

احباب جماعت توجہ فرمائیں

چونکہ نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اسلئے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو جو انٹرنس کا امتحان دے کر فارغ ہو چکے ہیں۔ بشرط کامیابی تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخل کرائیں۔ سلسلہ کی طرف سے کثیر صرفہ اس انسٹی ٹیوشن پر صرف سلسلہ کے مفاد کے لئے کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ نوجوان سلسلہ کے ماحول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے بھی مستفیض ہوں۔ ہماری طرف سے تو پوری کوشش ہے کہ رواجی تعلیم بھی اعلیٰ ہو۔ خدا کے فضل سے نتائج بھی بتا رہے ہیں کہ تعلیمی لحاظ سے ہمارا کالج دوسرے کالجوں سے پیش پیش ہے اور اس کے ساتھ دینی تعلیم اور احمدی ماحول کا اضافہ ہے۔ اگر دوست اس سے فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ تو وہ ایک رنگ میں اپنے سلسلہ کی طرف سے جو خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس کے رائگاں جانے کا موجب بنیں گے۔ اور ایک قسم کی ناشکری کے مرتکب ہوں گے۔ اللہ کرے کہ احباب کے دل سلسلہ کی ضروریات کیطرف متوجہ ہوں اور وہ اپنے خاندان میں احمدیت کے پودے کو قائم رکھنے اور ترقی دینے کے موجب بنیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

دعائے مغفرت

جناب شیخ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ کا چھوٹا لڑکا عبدالعزیز ۱۳ سال کی عمر میں ۲۰/۳/۵۲ بروز جمعرات بوقت ۵ بجے صبح راہوالی میں گاڑی کے نیچے آ کر وفات پا گیا۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے اور والدین اور رشتہ داروں کو صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے

زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار ٭ یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عذابوں کی پیشگوئیاں فرمائیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ پانچ زلزلے آئیں گے۔ جن میں سے چار زلزلے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ کانگڑہ کے معیار کے ہونگے۔ اور پانچواں زلزلہ نمونہ قیامت ہوگا۔ چنانچہ حضور کا ارشاد مندرجہ صفحہ ۹۳ حقیقۃ الوحی ملاحظہ ہو:۔

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار۔
اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔"

حاشیہ:۔ اس وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانچ زلزلے آئیں گے۔ اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے۔ اور دنیا ان کو معمولی سمجھیگی۔ اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے۔ کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یادرہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مگر خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں۔ شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے۔ جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا۔ اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اس اقتباس سے مندرجہ ذیل امور کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) حضورؑ نے تین زلزلے ہندوستان میں جو ۱۹۰۶ء میں آئے تھے۔ ان کو ان زلزلوں میں شمار فرما کر پھر ان کی خفیف اور ہلکے ہونے کی وجہ سے تردید فرما دی۔ جس سے یہ تخصیص کردی۔ کہ یہ چار زلزلے ہندوستان میں ہی آئیں گے۔

(۲) پہلے چار زلزلے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کانگڑہ کے معیار کے ہوں گے۔

(۳) پانچواں زلزلہ جو ہندوستان میں نمودار ہوگا۔ وہ نمونہ قیامت ہوگا۔

(۴) چونکہ زلزلہ کانگڑہ موسم بہار میں آیا تھا۔ اس لئے یہ زلزلے بھی ہندوستان میں موسم بہار ہی میں آئیں گے۔ اس کی تائید میں حضورؑ کے دوسرے الہامات بھی ہیں۔ جیسے فرمایا۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

پھر اسی کی تائید میں حضور کا ارشاد مندرجہ الوصیت صفحہ ۱۷ ملاحظہ ہو۔

"دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا۔ جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی۔ کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ (پانچواں زلزلہ۔ ناقل) آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نامعلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا۔ جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے۔ یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا۔ اس لئے خدا نے خبر دی۔ کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار ہی میں آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتا نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے۔ اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔

مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں۔ یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ بہرحال خدا تعالےٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ خواہ کوئی بہار ہے۔ مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا۔ جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ"

مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں پہلے زلزلہ کے نمودار ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہام تھا۔

(۱) تذکرہ الہام نمبر ۱۱۱۹۔ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء رویا میں دیکھا۔ کہ بشیر احمدؐ کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا ہے۔ بدر جلد ۶ نمبر ۱۸۔

اس الہام کے ماتحت ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء میں اسی تاریخ پر جو موسم بہار کی حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی تاریخ فرمائی ہے۔ ہندوستان کے اندر صوبہ بہار میں پہلا زلزلہ نمودار ہوا۔ اور اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ذکر ہے۔ جو اس وقت اپنے روحانی سن بلوغت چالیس سال کو پہنچ چکے تھے۔ کیونکہ الہام الٰہی میں لفظ "کھڑا ہے" جس سے مراد بلوغت روحانی معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے حتی اذا بلغ اربعین سنۃ۔

(۲) ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو جو حضورؑ کے ارشاد کے ماتحت موسم بہار کی آخری تاریخ تھی۔ دوسرا زلزلہ بمقام کوئٹہ ہندوستان کے اندر آیا۔ اور اسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام نمبر ۸۶۹ ان الفاظ میں موجود تھا۔ "پہاڑ گرا۔ اور زلزلہ آیا" اس پہاڑ گرنے سے مراد وہ لوگ تھے۔ جو پہاڑ پر تبدیلی ہوا کی خاطر گئے ہوئے تھے اس میں ان کی تباہی کا ذکر تھا۔ ورنہ کوئٹہ کے زلزلہ میں پہاڑ کی زمین بالکل پھٹی نہیں تھی۔ بلکہ صرف زلزلہ کے دو جھٹکے ہی آئے تھے۔ جس سے مکانات وغیرہ گر کر لوگوں کی تباہی کا موجب ہوگئے تھے۔

(۳) تذکرہ الہام نمبر ۹۹۷ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء دو مرتبہ الہام ہوا۔

"زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔"

اس الہام سے ملک ہندوستان کے اس زلزلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو دوسری جنگ عظیم کے دوران میں ملک برما میں ۱۹۴۱ء میں موسم بہار میں دو دفعہ آیا۔ کہ پہلے برما کے اندر جاپانی فوجیں داخل ہوگئیں۔ اور انگریز retreat کرکے ایک سرے سے دوسرے سرے پر پہنچ گئے۔ اور پھر دوسرا زلزلہ اس وقت آیا۔ جبکہ جاپانی واپس لوٹے۔ اور انگریزی فوجیں دوبارہ برما میں داخل ہوگئیں۔ اس وقت برما اور ہندوستان کی فوجیں مشترکہ طور پر ہی لڑ رہی تھیں۔ لغت میں لفظ زلزلہ جنگ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۴) تذکرہ صفحہ ۵۵۰ نمبر ۹۹۵ (۱) رب ارنی زلزلۃ الساعۃ (۲) یریکم اللہ زلزلۃ الساعۃ (۳) اریک زلزلۃ الساعۃ (۴) یستلونک احق ھو قل ای و ربی انہ لحق۔ ولا یرد عن قوم یعرضون۔ (۵) نصر من اللہ و فتح مبین (۶) اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً (۷) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ (۸) الامراض تشاع و النفوس تضاع۔ فرمایا یہ الہام پہلے بھی ہوچکا ہے۔ اب پھر ہوا ہے۔ اور خوف ہے۔ کہ اس سے کیا مطلب ہے۔ معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے۔" (۱) خدایا مجھے زلزلہ دکھا۔ جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے۔ (۲) خدا تعالےٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے۔ (۳) خدا تعالےٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا۔ جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ (۳) تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا۔ جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ (۴) تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم۔ اور اعراض کرنے کی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ (۵) خدا سے مدد اور کھلی فتح۔ (۶) اللہ تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے۔ (۷) وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ۔ تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔ (۸) امراض پھیلائی جائیں گی۔ اور جانیں ضائع کی جائیں گی۔

اس الہام میں حضور نے خود ہی تخصیص فرما دی ہے۔ کہ قادیان یا پنجاب کے متعلق ہے۔ یہ تمام الہام تقسیم ہندوستان کے ساتھ پورا ہوگیا۔ جبکہ تقسیم ہوئی۔ اس سے قبل ہندو مسلم فسادات سارے ہندوستان میں شروع ہوگئے۔ اور مارچ اپریل ۱۹۴۷ء سے لاہور۔ امرتسر میں قتل و غارت شروع ہوگئی تھی۔ آخر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد جو نظارہ پنجاب اور قادیان میں ہوا۔ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔

پھر قادیان سے ہجرت اور واپسی کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی الہام الٰہی میں بیان فرما دیا تھا۔ ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۲۹۹ تا ۳۰۳ ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء و تریاق القلوب صفحہ ۹۱۔

"۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی آواز ہے۔ اور نہ اس نے کوئی نقصان کیا ہے۔ بلکہ وہ ایک ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ اور میں اس کو دور سے دیکھ رہا ہوں۔ اور جبکہ وہ قریب پہنچی۔ تو میرے دل میں تو یہی ہے۔ کہ یہ صاعقہ ہے۔ مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا۔ جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے۔

(یہ الہام حضور کا ۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پورا ہوا۔ جب ہندو اور سکھوں نے قادیان پر مغرب کی طرف سے حملہ کیا۔ اور اہل قادیان کو مجبور کیا۔ کہ وہ قادیان کو خالی کردیں۔ اور صرف حضورؑ ہی کے مکانات معہ محلہ مسجد مبارک محفوظ رہے۔ ناقل)

پھر بعد اس کے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور مجھے الہام ہوا۔

"ماھذا الا تھدید الحکام"

یعنی یہ جو دیکھا۔ اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں۔ کہ حکام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوگی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔ (اس حصہ الہام میں صاعقہ کی تشریح فرما دی۔ جو ۱۹۴۷ء میں حکام کی طرف سے پیش آئی۔ اور تذکرہ صفحہ ۲۹۵ پر حضورؑ کا ترجمہ یہ ہے۔ یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مواخذہ حکام کا ابتلا آئیگا۔ وہ ابتلا صرف تہدید ہوگا۔ یہ کیوں ہوا۔ ناقل)

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔ قد ابتلی المومنون ترجمہ۔ مومنوں پر ایک ابتلا آیا۔

مجاہدین جو قادیان میں مقیم تھے۔ ہجرت کے وقت وہ اسی طرح سے دو حصوں میں منقسم ہوگئے۔ جس طرح حضرت عیسیٰ کے واقع صلیب کے بعد

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

قتلِ مرتد۔ محشرستانِ حکومتِ الٰہیہ کا ایک خونچکاں منظر

ہمارا ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

(۸)

اس جواب کا تجزیہ اس دلیل کا ذرا تجزیہ کر کے دیکھئے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ جس شخص کے نزدیک وہ بنیاد ناقابلِ قبول نہیں جس پر اسلامی اسٹیٹ اور سوسائٹی کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ اس کے لئے صرف تین صورتیں باقی رہ جاتی ہیں

(۱) یا تو وہ اسلامی مملکت کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے۔

(۲) اسلامی مملکت میں رکھا جائے تو تمام حقوقِ شہریت سے محروم کر کے زندہ رہنے دیا جائے۔ یا

(۳) قتل کر دیا جائے۔

اس کے بعد مودودی صاحب شق نمبر ۲ اور ۳ میں خود ہی موازنہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ چونکہ حقوقِ شہریت سے محروم کر کے زندہ رکھنے کا عذاب زیادہ شدید ہے اس لئے "تقاضائے ہمدردی" یہی ہے کہ اسے مار دیا جائے۔ تپ دق سے پھانسی ہزار درجے اچھی ؎

دیسک سسک کے مرنا غمِ ہجر میں بلا ہے
کوئی ظلم مجھ پہ ہوتا مگر ایک بار ہوتا

یعنی مودودی صاحب کے نزدیک یہ صورت ممکن ہی نہیں کہ جو شخص اسلامی سوسائٹی کی بنیادوں پر یقین نہیں رکھتا اسے اسلامی مملکت میں حقوقِ شہریت دے کر زندہ رہنے کی اجازت دی جائے! اسے یا تو مملکت چھوڑ جانا ہوگا یا تلوار کے گھاٹ اتر جانا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کیلئے (یعنی ان کے لئے جو ان بنیادوں کو نہیں مانتے جن پر اسلامی سوسائٹی متشکل ہوتی ہے (بالفاظِ دیگر جو ایمان نہیں رکھتے) ایسی صورت ممکن ہی نہیں کہ انہیں حقوقِ شہریت دے کر زندہ رہنے دیا جائے؟

ذمیوں کے حقوق اسلامی تصور مملکت میں ایک لفظ ذمی بھی ہے۔ ذمی وہ غیر مسلم ہیں جو اسلامی مملکت میں غیر مسلموں ہی کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ ان کے متعلق مودودی صاحب اسی مقالہ میں فرماتے ہیں:۔

اس معاملے میں (ذمیوں کے معاملے میں) اسلام نے جتنی رواداری برتی ہے دنیا کی تاریخ میں کبھی کسی دوسرے نظام نے نہیں برتی۔ دوسرے جتنے نظام ہیں وہ اساسی اختلاف رکھنے والوں کو یا تو زبردستی اپنے اصولوں کا پابند بناتے ہیں یا انہیں بالکل فنا کر دیتے ہیں۔ وہ صرف اسلام ہی ہے جو ایسے لوگوں کو ذمی بنا کر اور انہیں زیادہ سے زیادہ ممکن آزادیٔ عمل دیکر اپنے حدود میں جگہ دیتا ہے اور ان کے بہت سے ایسے اعمال کو برداشت کرتا ہے جو براہِ راست اسلامی سوسائٹی اور اسٹیٹ کی اساس سے متصادم ہوتے ہیں۔ (صـ ۴۹)

آپ یقیناً تعجب سے پوچھیں گے کہ جب خود مودودی صاحب کے نزدیک اسلامی مملکت میں ایسے لوگوں کے کیلئے گنجائش موجود ہے جو اس کے اساسی تصورات کو قبول نہیں کرتے تو جو مسلمان اسلام چھوڑ تا ہے وہ بھی تو یہی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ اسلام کے اساسی تصورات کو ناقابلِ قبول سمجھتا ہے پھر ایسے شخص کیلئے اسلامی مملکت میں گنجائش کیوں نہیں؟

کافر اور مرتد کا فرق مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص شروع ہی سے کافر ہے اس میں اور جو شخص ایک دفعہ مسلمان ہونے کے بعد کفر کی طرف لوٹتا ہے۔ اس میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اوّل الذکر کے لئے اسلامی مملکت میں آزادیٔ عمل عقیدہ سے جینے کی گنجائش ہے گنجائش ہی نہیں بلکہ اس کے لئے اسلامی مملکت بڑی مراعات دیتی ہے۔ لیکن جو مسلمان ان ذمیوں میں شامل ہونا چاہے اس کیلئے پھانسی کے تختے کے سوا کوئی اور جگہ نہیں۔ اب اس تفریق و تمیز کی وجوہات سنئے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ:۔

(ذمیوں کے ساتھ) اس رواداری کی وجہ یہ ہے کہ اسلام انسانی فطرت سے مایوس نہیں ہے وہ خدا کے بندوں سے آخر وقت تک یہ امید وابستہ رکھتا ہے کہ جب انہیں دینِ حق کے ماتحت رہ کر اس کی نعمتوں اور برکتوں کے مشاہدہ کا موقع ملے گا تو ملے گا تو وہ بالآخر اس حق کو قبول کریں گے جس کی روشنی فی الحال انہیں نظر نہیں آتی۔ اس لئے وہ صبر سے کام لیتا ہے۔ (صـ ۵۰)

گویا ایک ہندو کی فطرت تو انسانی فطرت ہے جس سے اسلام مایوس نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ایک مسلمان کسی غلط فہمی غلط نگہی یا اور سبب سے ہندو ہو جاتا ہے تو اس سے اسلام مایوس ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی فطرت انسانی فطرت نہیں رہتی کچھ اور بن جاتی ہے وہ "خدا کے بندوں" سے آخر وقت تک نیک امید وابستہ رکھتا ہے لیکن جب ایک مسلمان عیسائی ہو جائے تو وہ اس سے کوئی نیک امید وابستہ نہیں رکھتا کیونکہ وہ "خدا کا بندہ" نہیں رہتا! یعنی مودودی صاحب کے نزدیک جو مسلمان ایک مرتبہ مذہب تبدیل کر لے اس میں پھر اصلاح کا امکان قطعاً نہیں رہتا اس لئے اس کا علاج قتل کے سوا کچھ اور نہیں حالانکہ وہ اس روایت کو بھی خود ہی نقل کرتے ہیں کہ

عمرو بن عاص حاکم مصر نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ ایک شخص ایمان لایا تھا پھر کافر ہو گیا۔ پھر اسلام لایا پھر کافر ہو گیا۔ یہ فعل وہ کئی مرتبہ کر چکا ہے اب اس کا اسلام قبول کیا جائے یا نہ۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ جب تک اللہ اس سے اسلام قبول کرتا ہے تم بھی کئے جاؤ۔ اس کے سامنے اسلام پیش کرو۔ مان لے تو چھوڑ دو ورنہ گردن مار دو۔ (صـ ۱۸)

یعنی حضرت عمرؓ کا فیصلہ تو یہ تھا کہ وہ ہزار بار بھی کافر ہو جائے تو بھی اس سے مایوس نہ ہو۔ لیکن ہمارے دورِ حاضر کے امیرالمومنین ہیں کہ ان کی رائے میں جو مسلمان ایک مرتبہ بھی کفر اختیار کرے اس سے تمام امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس کا علاج موت کے سوا کچھ نہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اس قسم کی روش کو جس کی اجازت حضرت عمرؓ نے دی تھی کھلنڈرے پن سے تعبیر کرتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ:۔

ہم ایسے لوگوں کیلئے اپنی جماعت کے اندر آنیکا دروازہ بند کر دینا چاہتے ہیں جو تلون کے مرض میں مبتلا ہیں ...... کسی نظامِ زندگی کی تعمیر ایک نہایت سنجیدہ کام ہے۔ جو جماعت اس کام کیلئے اٹھے اس میں لہری طبیعت کے کھلنڈرے لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ (صـ ۵۱)

غور کیجئے اللہ تعالیٰ "ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا" کہہ کر اس امکان کی شہادت دیتے ہیں کہ ایک شخص مرتد ہو کر پھر بھی اسلام لا سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ اس کی تائید کرتے ہیں کہ مرتد کے لئے اسلام کا دروازہ ہر بار کھلا رہنا چاہئے لیکن یہ ہمارے "مزاج شناسِ خدا اور رسول" ہیں کہ ان کے نزدیک یہ امر کھلنڈرا پن ہے جس کی اجازت اسلام میں قطعاً نہیں دی جا سکتی۔

کافر اور مرتد میں تفریق کی پہلی وجہ آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ یعنی کافر سے خدا مایوس نہیں ہوتا اس لئے اسے جملہ حقوقِ شہریت دے کر زندہ رکھا جاتا ہے لیکن جو مسلمان کفر اختیار کرے اس سے خدا مایوس ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible] اس لئے اس کا فوراً خاتمہ کر دینا چاہیئے۔

اب اس کی دوسری وجہ سنئے فرماتے ہیں:۔

نہ ملنے والے (کافر) اور مل کر الگ ہو جانے والے (مرتد) کے درمیان انسانی فطرت لازماً فرق کرتی ہے۔ نہ ملنا، تلخی، نفرت اور عداوت کو مستلزم نہیں ہے مگر مل کر الگ ہو جانا قریب قریب سو فیصدی حالات میں ان جذبات کو مستلزم ہے۔ (صـ ۶۶)

ہم پوچھتے یہ ہیں کہ اگر مل کر الگ ہو جانے والے (مرتد) کی حالت یہی ہوتی ہے تو اس کیلئے توبہ کا دروازہ کیوں کھلا رکھا جاتا ہے؟ جب قریب قریب سو فیصدی حالات میں ایسے شخص کا سینہ تلخی نفرت اور عداوت کے جذبات سے لبریز ہوتا ہے تو اسے پھر سے اپنے اندر شامل ہو جانے کی دعوت کیوں دی جاتی ہے؟

پہلا اعتراض یہ تھا کہ ہر انسان کو یہ آزادی ہونی چاہیئے کہ جس چیز پر اس کا قلب مطمئن ہو اسے قبول کرے اور جس چیز پر اس کا اطمینان نہ ہو اسے قبول نہ کرے۔ اس میں کافر اور مرتد کی تفریق نہیں ہونی چاہئے۔ اس کا جواب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کافر اور مرتد میں کیوں فرق کیا جانا ضروری ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اس طرح بادلِ نخواستہ (موت کی سزا کے ڈر سے) مسلمان رکھنے سے وہ شخص منافقانہ اندازِ زندگی بسر کرے گا جس کا کچھ فائدہ نہیں۔ اس کا جواب پہلے لکھا جا چکا ہے۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے اس کا دہرا دینا ضروری ہے ارشاد ہے:۔

قتلِ مرتد کو یہ معنی پہنانا بھی غلط ہے کہ ہم ایک شخص کو موت کا خوف دلا کر منافقانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ دراصل معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ہم ایسے لوگوں کے لئے اپنی جماعت کے اندر آنے کا دروازہ بند کر دینا چاہتے ہیں جو تلون کے مرض میں مبتلا ہیں اور نظریات کی تبدیلی کا کھیل تفریح کے طور پر کھیلتے رہتے ہیں اور جن کی رائے اور سیرت میں وہ استحکام سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ جو ایک نظامِ زندگی کی تعمیر کیلئے مطلوب ہوتا ہے۔ (صـ ۵۱)

آپ اندر آنے کا دروازہ تو نہیں بند کر رہے ہیں آپ تو باہر جانے کا دروازہ بند کر رہے ہیں۔ اس دروازے کے بند کر دینے کے بعد جو لوگ موت کے ڈر سے مسلمان بن کر رہیں گے وہ اگر منافقت کی زندگی بسر نہیں کریں گے تو اور کیا ہوگا؟ باقی رہا یہ کہ آپ اپنی جماعت کے اندر آنے کا راستہ ان لوگوں کے لئے بند کر دینا چاہتے ہیں جو تلون کے مرض میں مبتلا ہیں۔ تو جس طرح اسلام سے کفر کی طرف جانا تلون مزاجی کی نشانی ہے۔ اسی دلیل سے کفر سے اسلام کی طرف آنا بھی تو تلون مزاجی ہے۔ آپ کی اس دلیل کے مطابق تو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) تمام صحابہؓ تلون مزاج تھے جو اپنا پہلا مذہب چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔ ان کے برعکس رائے اور سیرت کے "استحکام" کے پیکر (پناہ بخدا) ابو جہل اور ابو لہب تھے جو مر تے مر گئے لیکن اپنے مذہب کو نہیں چھوڑا۔ حضرت سوچئے آپ کدھر جا رہے ہیں۔ تیرے نشتر کی زد شریانِ قیس ناتواں تک ہے!

(باقی) (طلوعِ اسلام کراچی مارچ ۱۹۵۲ء)

جماعت احمدیہ احمد نگر کا کامیاب سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۳ و ۱۴ مارچ کو جماعت احمدیہ احمد نگر کا ایک کامیاب سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا اعلان اشتہارات کے ذریعہ قبل از وقت کر دیا گیا تھا۔ نیز زیر علاقہ کو مدعو کرنے کے علاوہ چنیوٹ، لالیاں، ربوہ، سرگودھا اور مضافات میں جلسہ کے متعلق پوسٹر چسپاں کر دیئے گئے تھے۔

جلسہ کی پہلی نشست کے صدر جناب صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی خلف الرشید حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کابل تھے۔ آپ کی زیر صدارت ۸½ سے ۱ بجے دوپہر تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم جناب ابو العطاء صاحب نے اغراض و مقاصد جلسہ بیان فرمائے۔ ازاں بعد حافظ شفیق احمد صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کہی ہوئی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھی۔ اور حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں مکرم ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اس سلسلہ میں دشمنان احمدیت کے مفتریانہ اعتراضات کی پرزور تردید فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور ارفع مقام کی توضیح و تشریح فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بانی سلسلہ احمدیہ کا آنحضرتؐ کی شان میں فرمودہ مصرعہ ع

"بعد از خدا بعشق محمد مخمرم"

بانی سلسلہ اور جماعت کے عقائد و خیالات کی صحیح تصویر اور آئینہ ہے۔ آپؐ کی قوت قدسیہ اور فیض ابدی کے ذکر میں آپ نے فرمایا چمن احمدیت اس کی ہر کلی اور ہر پھول بلکہ اس کے پھولوں کی پتی پتی سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کی شاہد ناطق ہے۔ آپ کے بعد مکرم جناب صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔اے لیکچرار جامعہ احمدیہ نے "پاکستان کس طرح ترقی کر سکتا ہے" کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ان ذرائع و طریقوں کا مفصل ذکر فرمایا جن کے ذریعہ پاکستانی عوام اپنی مساعی اور کوششوں سے پاکستان کو دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر ان جماعتوں اور پارٹیوں کو پاکستان کے لئے خطرۂ عظیم قرار دیا جو پاکستان بننے سے قبل ہی سے پاکستان کے وجود کے ہی مخالف تھیں۔ اور جن کا کام اب غیر حکومتوں کے اشاروں پر ناچنا اور پاکستانی عوام کی یکجہتی اور اتحاد و یگانگت کو ختم کر کے اختلافات انتشار اور تفرقہ بازی کی لعنتوں کو ہوا دینا ہے۔

آپ کے بعد مکرم جناب جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان نے مخالفین احمدیت بالخصوص احرار کے اعتراضات کا جواب دیا۔ آپ نے اس امر کو جماعت احمدیہ کی عظیم الشان فتح قرار دیا کہ اب دشمنان احمدیت نے مذہبی اعتراضات میں منہ کی کھا کر عوام کو مشتعل کرنے کے لئے جماعت اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سیاسی قسم کے مفتریانہ اور من گھڑت اعتراضات کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں جملہ اعتراضات کے مفصل طور پر جواب پیش کئے۔

جناب چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے "معیار صادقین از روئے قرآن مجید" کے موضوع پر شرح و بسط سے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا۔ کہ قرآن پاک کے پیش کردہ معیاروں پر پرکھنے کے بعد بانی سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے فرستادہ اور مامور من اللہ ہونے میں کسی ریب کی گنجائش نہیں رہتی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم جناب ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تقریباً آٹھ بجے شب شروع ہو کر تقریباً بارہ بجے تک جاری رہی۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی لیکچرار جامعہ احمدیہ نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ فاضل مقرر نے مخالفین کی طرف سے جماعت کی طرف سے منسوب کردہ غلط عقائد کی پرزور تردید کرتے ہوئے مؤثر پیرایہ میں جماعت کے عقائد کو بیان فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم جناب دوست محمد صاحب فاضل نے حقیقت جہاد کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے مسئلہ جہاد کے سلسلہ میں جماعت اسلامی اور مولانا مودودی صاحب کے عقائد کو "اسلامی نظریہ جہاد" پر ایک "ظالمانہ دست درازی" قرار دیا۔

مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ روس نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی علامات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن اور حدیث میں مذکورہ مسیح و مہدی کی علامات کو پیش فرماتے ہوئے بتایا۔ کہ ان سب علامات کا اس زمانہ میں ظہور پذیر ہونا بتاتا ہے۔ کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کا وقت یہی تھا حضور نے بھی فرمایا ہے ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ کے بعد مکرم سید کمال یوسف صاحب متعلم جامعہ نے "فضیلت قرآن پاک" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی بعض امتیازی خوبیوں کو پیش فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین نے پنجابی میں دلچسپ پیرایہ میں "وفات مسیحؑ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وفات مسیحؑ کا مسئلہ ایسا بین اور واضح ہو چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ دلائل و براہین کے سامنے "علماء زمانہ" کو اس سے انکار کی گنجائش نہیں رہی۔ اور اب وہ یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ مسئلہ ایک غیر اہم بحث ہے۔ مسیح زندہ ہو یا ان کو فوت شدہ تسلیم کیا جائے۔ دینی مسائل میں مسیحؑ کی حیات و ممات سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ آپ نے بتایا۔ کہ علماء زمانہ کا یہ رویہ یقیناً حقائق سے کلی طور پر انحراف کے مترادف ہے۔ ورنہ یہی وہ مسئلہ تھا۔ کہ ان ملانوں نے ہزار صعوبتوں کے بعد قصبہ بہ قصبہ قریہ بہ قریہ اور ملک بہ ملک چکر لگا کر اپنے آقاؤں سے بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف تکفیر ناموں کے پروانے جمع کئے۔

تیسرے اجلاس کی کارروائی دوسرے روز ۱۴ مارچ کو مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ کی زیر صدارت ساڑھے آٹھ بجے سے تقریباً بارہ بجے دوپہر تک جاری رہی۔ تلاوت و نظم کے بعد ابتداء میں مکرم ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بتایا۔ کہ آج جو اہم مضمون قاضی صاحب بیان کریں گے۔ اس کا ایک پہلو آج چودہ مارچ سے تعلق رکھتا ہے۔ آج سے ۳۸ سال قبل جب بعض اکابر سلسلہ سے الگ ہو کر منکر خلافت بن گئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ ثانی مقرر فرمایا۔ اور یہ ثابت کر دیا۔ کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اور جس کو خلیفہ وہ بنائے اُسے قطعاً معزول نہیں کیا جا سکتا۔ اس لمبے عرصہ کے ہر دن اور ہر رات نے اس صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ پس آج کا دن بجا طور پر یوم خلافت ہے۔

اس کے بعد مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری لیکچرار جامعہ احمدیہ نے خلافت راشدہ کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی مقامی طور پر شیعہ ماحول کے باعث آپ کا موضوع نہایت اہم تھا۔ شیعہ حضرات کی توجہ کے لئے آپ نے اُن کی مسلمہ کتب میں سے مختلف حوالجات پیش کئے۔ اور خلافت راشدہ کی حقانیت کو ثابت فرمایا۔ آپ نے نہایت خلوص بھرے الفاظ میں پیش کردہ دلائل کی روشنی میں شیعہ حضرات کو دعوت فکر دی۔

آپ کے بعد ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب اختر جتوئی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اتحاد بین المسلمین پر تقریر فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ان مساعی جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جو خطرہ ارتداد کو ختم کرنے اور پاکستان کو ان غیر معمولی حالات میں وجود میں لانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ اس کے امام عالی مقام اور اس کے مخلصین افراد نے سرانجام دی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ قائد اعظم نہایت اعلیٰ قسم کے مردم شناس تھے۔ انہوں نے احرار کی کارگزاری کو نہایت گہری نظر سے صحیح طور پر جانچا۔ اس لئے وہ آخر دم تک احراری ٹولی کو پاکستان کیلئے ایک خطرۂ عظیم سمجھتے رہے۔ آپ نے بتایا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا یہ بیان کہ "میں نے قائد اعظم کے بوٹوں پر اپنی داڑھی رکھ دی لیکن پھر بھی اُن کا دل نہ پسیجا" یہ بتاتا ہے کہ وہ احرار کی "توبہ" کو ایک "نئی چال" یقین کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے احرار کی توبہ کو بہت بری طرح مسترد کر دیا۔ آپ کے بعد مکرم ابو العطاء صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت کے موضوع پر ایک مفصل اور جامع تقریر فرمائی۔ بعد ازاں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ نے مختصر تقریر فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس جلسہ کا پروگرام نہایت دلچسپ ہے کارکنان اور منتظمین مستحق مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے ایسے عمدہ جلسہ کا انتظام کیا ہے۔ ہر تقریر کے بعد نظم اور مضامین کی عمدگی کے علاوہ بعض بچوں کی تقریروں سے بہت دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ آپ نے جماعت کو تبلیغ کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے انتظامات اور ضروری سامان کے بہم رسانی کے سلسلہ میں ہم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت و ناظم صاحب جائداد اور نائب معتمد صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اعانت کے نہایت ممنون ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً (سیکرٹری اشاعت جلسہ)

برائے اطلاع احباب جماعت

گذشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ایک بہت بڑی تعداد طلباء کی میٹرک کے امتحان میں بھجوائی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ نہایت ہی شاندار رہا۔ جو نوے فی صدی کے لگ بھگ تھا۔ اور بلحاظ کیفیت اور کمیت کے بھی فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن میں بہت بڑی تعداد کامیاب ہوئی۔ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ایسا ہی سرکاری افسران نے جب بھی سکول کا معائنہ کیا۔ خدا کے فضل سے اس کو ایک نمونہ کا سکول قرار دیا۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ چونکہ اب تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ اپنے بچوں کو شروع سال میں ہی بھجوا دیں۔ اگر تھوڑی بہت کمی بھی ہو۔ تو وہ پورے سال کی تعلیم و تربیت کے ماتحت پوری ہو جائے۔ احباب کو اچھی طرح سے ملحوظ رہے کہ دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے بھی ہمارا سکول تمام صوبہ بھر میں چوٹی کے سکولوں میں شمار کیا جاتا ہے لیکن تربیت اخلاق اور دینی واقفیت اور تعلیم کے لحاظ سے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

یہ سکول اُمید ہے کہ امسال ہی چنیوٹ سے ربوہ میں منتقل ہو جائے گا۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحبت سے بالواسطہ فائدہ اُٹھانے کا ہر وقت موقع حاصل ہوتا رہے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

زلزلوں کے متعلق پیشگوئیاں (بقیہ صلہ)

ایک حصہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ربوہ یعنی کشمیر وادی میں چلے گئے اور دوسرا حصہ (Catacombes) اصحاب کہف روم میں چلا گیا۔ اسی طرح ۱۹۴۷ء میں جب چوتھا زلزلہ آیا۔ تو اس وقت ایک حصہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ربوہ پہنچ گیا۔ اور جو پاکستان میں منتشر بھی تھے۔ وہ ربوہ مرکز کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ جن کے متعلق الہام الٰہی ہوُا۔

صادقاں باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت باوفا

دوسرا حصہ قادیان میں ۳۱۳ درویشوں کی صورت میں محبوس ہو گیا۔ اور قدرت الٰہی نے حضرت مصلح موعود کی دعا کے نتیجہ میں محلہ مسجد مبارک ان محبوس درویشوں کی وجہ سے دشمنوں کے ہاتھ میں جانے سے بچا لیا۔ اور اس حصہ الہام کو پورا کر دیا۔

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

اب اُن ہر دو حصۂ جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں تسلی دی۔ کہ تم ضرور قادیان میں واپس آ کر اپنے محبوس حصۂ جماعت سے مل جاؤ گے۔ اور وہی آیت قرآنی جو سورہ قصص میں فتح مکہ کے لئے نازل ہوئی۔ وہی اللہ تعالےٰ نے الہام فرما دی۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ کہ وہ خدا جس نے خدمت قرآن تجھے سپرد کی ہے۔ پھر تجھے قادیان میں واپس لائیگا۔ (تذکرہ ص۲۶۵ و ص۳۰۲)

یہ قادیان کی واپسی کب ہو گی۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً یاتیک نصرتی۔ ترجمہ:۔ میں اپنی فوجوں سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت آئیگی اور وہ الہام ۱۸ر فروری ۱۹۰۷ء کل الفتح بعدہٗ (۲) مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ یعنی ایک نشان ظاہر ہو گا۔ جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہو گا۔ اور اس وقت حق ظاہر ہو جائیگا۔ گویا خدا آسمان سے اترےگا۔

(باقی)

درخواست دعا

(۱) میری ہمشیرہ والدہ ماسٹر محمد یوسف صاحب بعارضہ تپ دق بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دردِ دل سے اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد المجید اکبر دق باغ لاہور)

شکریہ

میرے بچے مصباح الدین کی وفات پر بہت سے احباب نے اظہار ہمدردی فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ چونکہ سب احباب کو فرداً فرداً میرے لئے جواب دینا مشکل ہے۔ اسلئے اس اعلان کے ذریعہ سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر دے اسی طرح ان دوستوں کا بہت ممنون ہوں جنہوں نے عزیز مرحوم کی بیماری اور عیادت میں حصہ لیا ہے۔ (خاکسار خیر الدین مدہ بلہی)

پتہ مطلوب ہے

میرا لڑکا محمد رمضان فوٹو گرافر دسمبر گذشتہ میں جلسہ سالانہ پر پشاور سے ربوہ گیا تھا۔ ۲۸ر جنوری کا شیخوپورہ سے لکھا ہوُا اس کا ایک خط ملا۔ بعد میں کچھ پتہ نہیں۔ کہ وہ کہاں ہے۔ اس کی ایسی خاموشی سے گھر میں سب کو سخت پریشانی و اضطراب ہے۔ اور اس کا لڑکا باپ کو یاد کرتا ہوُا ایک ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ اگر محمد رمضان خود یہ اعلان پڑھے۔ تو فوراً اپنے حالات سے اطلاع دے۔ اور اگر کسی دوست کو اس کا پتہ معلوم ہو۔ تو براہ مہربانی بہت جلد پتہ ذیل پر اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

شیخ الٰہی بخش احمدی مہاجر مکان ۳۷۶ محلہ ڈھیر ول نیا دروازہ پشاور شہر

دعائے مغفرت

(۱) محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ خوشدامن ڈاکٹر عزیز الدین صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر پبی ضلع پشاور بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۱ر مارچ ۱۹۵۲ء بوقت ۲½ بجے بعد از دوپہر مقام پبی انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لدھیانہ کی رہنے والی تھیں۔ اور پبی میں اپنے داماد ڈاکٹر عزیز الدین صاحب کے پاس سکونت پذیر تھیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً ستر سال تھی۔ بوقت وفات دو احمدی دوست نوشہرہ سے اور ایک احمدی پشاور سے نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کا جنازہ غائبانہ پڑھیں۔ اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر مبارک احمد پبی۔

(۲) میرے چچا جان میاں محمد عبد اللہ صاحب ولد میاں محمد یامین صاحب راجپوت آف پتوکی چیری ڈاکخانہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۱۱ر مارچ ۱۹۵۲ء بعارضہ بخار۔ خرابی جگر۔ اور تلی ربوہ میں بوقت ساڑھے بارہ بجے وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اور چندہ جات سلسلہ اور دوسرے فرائض باقاعدہ انجام دیتے تھے۔ مرحوم کے بڑے بھائی ملک مبارک احمد صاحب نے انتظام تجہیز و تکفین کیا۔ اور مورخہ ۱۲ر مارچ کو ربوہ کی جماعت نے بوقت گیارہ بجے جنازہ پڑھ کر بہشتی مقبرہ کے ایک قطعہ میں دفن کیا۔ مرحوم کی یادگار دو بیویاں دو بیٹیاں اور ایک چھوٹا سا لڑکا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور دوسرے رشتہ داروں کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔ احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سلیم احمد ناصر C/O میاں عبد الرحیم جماعت نہم الف تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ۔

ڈاکٹر ملان کی حکومت سے استعفے کا مطالبہ

لندن ۲۵ مارچ۔ یونین کی تاریخ میں عظیم ترین دستوری بحران کے باعث ملان کی وزارت مزید مشکلات سے دوچار رہی ہے۔ کیپ ٹاؤن کی اطلاعات مظہر ہیں کہ نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان میں ملان کی اس پالیسی کے باعث بہت بے اطمینانی پھیل رہی ہے۔ جسے ملان کی زندگی کی عظیم ترین حماقت اور تاریخ کے بہت بڑے فریب کا نام دیا جا رہا ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے عام نیشنلسٹوں کو زبردست صدمہ ہوا ہے اور اب ملان کے پیروکار اس کی جلد بازی پر اظہار افسوس کر رہے ہیں

اس بحران کی وجہ سے نیشنلسٹوں کی مخالف تمام جماعتیں متحد ہو گئی ہیں۔ اور حکومت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

۱۶ اپریل کو ایسٹر کی تعطیلات کے فوراً بعد ملان اپنا مسودۂ قانون پیش کرے گا۔ جس کے تحت دستوری مسائل پر عدالت کے اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے۔

کل جوہانسبرگ، ڈربن اور پریٹوریا میں عظیم الشان مظاہرے کئے گئے۔ مگر ابھی تک کیپ ٹاؤن میں کوئی جلسہ نہیں کیا گیا۔ اس علاقے میں سیاہ فام باشندوں اور افریقیوں کے جذبات بہت زیادہ مشتعل ہو رہے ہیں۔

ملان نے "۲۶ مارچ کمانڈوز" نامی پارٹی پر اشتراکیت کی حمایت کا الزام لگایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ الزام نہایت خطرناک ہے۔ حکومت دراصل

اس الزام کے تحت پارٹی کو غیر قانونی قرار دینا چاہتی ہے۔ (اسٹار)

کوریا سے سیامی جہاز کی مراجعت

بنکاک ۲۵ مارچ۔ ایک سیامی جنگی جہاز جنگ پاکانگ تقریباً ایک برس سے امریکی بحریہ کے ساتھ کوریا کی جنگ میں شریک تھا۔ یہ جہاز اب واپس بنکاک پہنچ گیا ہے۔ جہاز کے ملاحوں اور افسروں کو خیر مقدم کہنے کے لئے حکومت سیام کے بڑے بڑے عہدیدار بندرگاہ پر موجود تھے۔

جزیرہ نما کے مغربی ساحل کے ساتھ اس جہاز نے کمیونسٹوں پر متعدد حملوں میں شرکت کی (اسٹار)

ڈاکٹر گراہم ایک بار پھر ناکام واپس جا رہے ہیں

کراچی ۲۵ مارچ۔ یہاں کے باخبر حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ کشمیر سے بھارت اور پاکستان کی افواج نکلوانے میں ناکام رہ کر اور اس مسئلے پر پیدا شدہ تعطل کے ایک بار پھر دور نہ ہونے پر کشمیر کیلئے اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر فرانک گراہم برصغیر پاک و ہند سے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف ۲۴ روز برصغیر میں دہلی اور کراچی کے درمیان دورے کرتے رہے جن میں انہوں نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور پاکستانی وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے دو دو ملاقاتیں کیں لیکن کشمیر کے پیچیدہ مسئلے کے حل کے سلسلے میں وہ مزید ترقی نہ کر سکے۔

ڈاکٹر گراہم کے قریب ترین حلقوں کا کہنا ہے کہ اتحادی نمائندہ نے کشمیر میں طرفین کی فوجوں کے جس تناسب کے برقرار رکھنے ...... پر دونوں حکومتوں کے درمیان مذاکرات کئے ہیں اس کو بھارتی حکام نے تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فوجوں کے تناسب کے مسئلے پر ڈاکٹر گراہم کی رائے اگرچہ لازمی طور پر جنرل ڈیوز کے منصوبہ پر مبنی نہیں ہے لیکن وہ اس مسئلے پر کوئی قطعی فارمولا مرتب کرنے سے بھی قاصر رہے ہیں

ڈاکٹر گراہم کے قریبی حلقوں نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے دہلی اور کراچی میں طرفین کے نمائندوں سے مذاکرات کے دوران میں مذکورہ قسم کا کوئی فارمولا مرتب کرنے کے لئے درحقیقت کوئی ٹھوس اقدام بھی نہیں کیا۔ ان ہی حلقوں کا یہ بیان بھی ہے کہ ڈاکٹر گراہم کے مذاکرات کا خالص نتیجہ "منفی ترقی" کے سوا کچھ نہیں نکلا۔

ڈاکٹر گراہم سے قریبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے اشخاص نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ ڈاکٹر گراہم نے کہا کہ اگرچہ اس بار دہلی اور کراچی میں میرے مذاکرات کا نتیجہ کسی مفاہمت کی صورت میں نہیں نکلا۔ تاہم میں تھوڑا سا پہلے سے زیادہ پُر امید ہوں۔

ڈاکٹر گراہم کل شام اپنی پارٹی سمیت کے ایل ایم سانے کے طیارہ کے ذریعہ جنیوا پہنچنے والے تھے لیکن انجن کی خرابی کی وجہ سے ان کی روانگی ملتوی ہو گئی۔

انسداد جرائم کیلئے اقوام متحدہ کی کوشش

نیویارک ۲۵ مارچ۔ اقوام متحدہ کے ششماہی رسالے "انٹرنیشنل ریویو آف کریمنل پالیسی" کی پہلی اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ ۴۴ ارکان ممالک اور ۲ غیر ممبر ملکوں نے ایک یا ایک سے زیادہ ماہرین کو نامزد کیا ہے۔ جو ہر چھ ماہ کے بعد اقوام متحدہ کو رپورٹ پیش کریں گے کہ ان ممالک میں جرائم کی روک تھام میں کس قدر ...... ترقی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ماہرین پیرول سسٹم سابق قیدیوں کی بحالی اور آبادکاری وغیرہ کے مسائل پر تحقیق کے نتائج سے بھی اقوام متحدہ کو مطلع کریں گے۔

دو مزید وفد اسی روز عراق۔ ایران اور انڈونیشیا روانہ ہوں گے۔ ترکی بھی وفد بھیجنے پر غور کیا جا رہا ہے (اسٹار)

تپ دق کی روک تھام کیلئے نئی دوا

لنڈن ۲۵ مارچ۔ برطانوی اور امریکی ڈاکٹروں کو یقین ہے کہ انہوں نے تپ دق کی روک تھام کیلئے ایک نہایت عمدہ دوائی دریافت کی ہے جسے ایزو نکوٹنک ایسڈ سے تیار کیا گیا ہے۔

یہ نیا طریقہ علاج ابھی تک ابتدائی تجرباتی مراحل میں ہے۔ اور نیو یارک ہسپتال کے ماہر ڈاکٹر ایڈورڈ ایچ روبٹزک نے اس کے استعمال سے متعدد کامیابیاں بھی حاصل کر لی ہیں۔ لیکن انہوں نے بھی سینٹ میں یہی رپورٹ بھیجی ہے کہ دوائی کی صحیح قدر و قیمت معلوم کرنے میں ابھی چھ ماہ کا عرصہ لگے گا

کان کنی کے لئے نئی ایجادات کی ضرورت

لنڈن ۲۵ مارچ۔ نیشنل کول بورڈ کی طرف سے برطانوی کان کنوں کو ایسی ایجادات کیلئے ایک ایک سو پونڈ کے انعامات پیش کئے گئے ہیں جن کی مدد سے پیداوار بڑھ جائے یا کارکنوں کیلئے کام کے دوران میں خطرہ کم ہو جائے۔ نیز ایجاد کرنے والوں کو عہدوں میں ترقیاں بھی ملیں گی۔ (اسٹار)

اسلامی ممالک کیلئے شعوب المسلمین کا وفد

کراچی ۲۵ مارچ۔ شعوب المسلمین کی طرف سے متعدد نمائندوں کو مختلف اسلامی ممالک کے دورہ پر بھیجا جا رہا ہے۔ پہلا وفد یکم اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز مصر روانہ ہوگا اور وہاں ۱۱ اپریل تک مقیم رہے گا۔ اس کے بعد وفد بیروت۔ دمشق اور یروشلم کا دورہ کرنے کے بعد عراق جائے گا۔ وہاں سے ۲۵ اپریل ...... کو کراچی واپس لوٹ آئے گا (م)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸